روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
بدھ 22۔اکتوبر 2014ء 26ذوالحج 1435 ہجری 22۔اخاء 1393ھش جلد 64-99 نمبر 239

دین کی مدد

موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں اے دوستو! اک روز مر جانے کو ہے
یا تو اک عالم تھا قرباں اس پہ یا آئے یہ دن
ایک عبدالعبد بھی اس دیں کے جھٹلانے کو ہے

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام بیت دار الفضل قادیان کا بیان ہے کہ

''ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور آپ بوڑھے ہیں۔ضعیف ہیں فرمایا ہاں ڈاکٹروں نے کم کام کرنے کا مشورہ دیا ہے مگر اس کے بعد ساٹھ کتابیں لکھی ہیں۔''

ایک دفعہ فرمایا ''مضمون لکھتے ہوئے جب بے ہوشی ہوجاتی ہے۔تو قلم ہاتھ سے گر جاتا ہے۔ہوش آنے پر پھر لکھنے لگ جاتا ہوں۔''

(الحکم 26 مئی 1935ء صفحہ 4)

حضرسید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی مہاجر قادیان کی ایک وجد آفریں روایت:

''حضرت منشی محمد اروڑے خاں صاحب جب کوئی سوال حضرت سے پوچھنا چاہتے تھے تو اکثر اس کا جواب حضور خود ہی دے دیا کرتے تھے۔ایک دن منشی صاحب نے دلیری سے پوچھا حضور یہ کیا بات ہے کہ میں جو سوال لے کر آتا ہوں آپ میرے پوچھے بغیر ہی جواب دے دیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ یہ سوال کرو۔میرے دل میں ڈال دیتا ہے کہ یہ جواب دے دو۔''

(الحکم 21 نومبر 1934ء صفحہ 9)

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی (ولادت 20 مئی 1881ء وفات 3 مئی 1952ء) تحریر فرماتے ہیں۔

''ایک مہمان نے آکر کہا کہ بستر نہیں ہے حضرت صاحب نے حافظ حامد علی (خادم مہمان خانہ) کو کہا کہ لحاف اس کو دے دو حافظ حامد علی صاحب نے کہا کہ بہت سے لحاف اسی طرح چوری ہوگئے ہیں یہ شخص بھی لحاف لے جاوے گا اس پر حضرت نے فرمایا:

''اگر یہ لحاف لے گیا تو اس کا گناہ ہوگا اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مرگیا ہمارا گناہ ہوگا۔''

ایک دفعہ لنگر کی روٹیاں چرانے کی شکایت ہوئی حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ ایک روٹی کے واسطے دو دفعہ جہنم میں غوطہ لگاتا ہے۔

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب کا بیان ہے کہ

''حضرت صاحب تصنیف کے وقت کوئی مطالعہ اور نوٹ وغیرہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اپنی کتابیں بھی نہیں دیکھتے تھے۔البتہ ایک دفعہ سارا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔''

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں۔

''حضرت صاحب نے انگریزی بھی پڑھنی شروع کی تھی۔انجیل پر شروع کی تھی۔دو باب میں نے اپنے حصہ میں لئے۔مرزا ایوب بیگ صاحب نے بھی لئے۔میں نے دعا کے بعد لاہور سے دو انجیلیں لیں۔خوشخط لکھ کر ان کے ہجا کئے۔آگے ترجمہ کیا۔وہ کاپی میں نے دکھائی۔آپ خوش ہوئے اور دوسروں کو روک دیا آخر میں فرمایا۔

''مفتی صاحب اب میں چھوڑ دیتا ہوں یہ تو اب آپ لوگوں کے واسطے کام رہنا چاہئے۔''

(الحکم 21/اگست 1934ء)

معارف ودقائق سکھلائے گئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اس قدر حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین) کو منقسم کردیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کردیئے گئے۔''

(فتح اسلام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11)

☆............☆............☆

ربوہ کے مضافات کی اراضی پر پلاٹ بندی کرکے فروخت کرنے والے احباب کیلئے ایک ضروری اعلان

آجکل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید وفروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو اپنی زرعی یا سکنی اراضی کو از خود تقسیم کرکے پلاٹ بندیاں کررہے ہیں یا کالونیاں بنارہے ہیں، ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس قسم کی کسی بھی کارروائی سے قبل مضافاتی کمیٹی سے اجازت حاصل کریں۔نیز جو احباب پہلے ہی اس قسم کی کارروائی کر چکے ہیں اور تا حال پلاٹ فروخت کررہے ہیں ان کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ 30 یوم کے اندر اندر دفتر مضافاتی کمیٹی میں رابطہ کریں۔اور اپنی سکیم کی تفصیلات سے آگاہ کریں اور اس کی مضافاتی کمیٹی سے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔بصورت دیگران کے خلاف نظام جماعت کے تحت مناسب کارروائی کی جاسکتی ہے نیز اگر کوئی پراپرٹی ڈیلر ایسے معاملات میں بلا اجازت شامل ہوئے تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اداریہ

بیت فضل عمر ڈیٹن امریکہ ۔کل اور آج

دنیا کے ہر دوسرے ملک کی طرح امریکہ میں بھی جماعت احمدیہ کا آغاز نہایت کسمپرسی کے عالم میں ہوا۔1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں داخلہ سے روکا گیا۔مگر جماعت آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اور بیوت الذکر کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔مگر جماعت کی کم تعداد اور مالی وسائل کے فقدان کے باعث بہت مشکلات پیش آئیں۔لیکن خدا کے موسلا دھار فضل جاری رہے اور آج جماعت احمدیہ امریکہ دنیا میں قربانی اور ایثار اور اپنے تعلیمی و تربیتی اداروں کے لحاظ سے ایک نام پیدا کر چکی ہے۔آج کی نشست میں بیت فضل عمر ڈیٹن کی تعمیر کا تدریجی جائزہ لیتے ہیں۔پہلے آج کی کیفیت دیکھئے۔

2011ء میں بیت فضل عمر ڈیٹن کو وسیع کرنے کے لئے تعمیر نو کا آغاز ہوا۔بیت کی توسیع کے لئے بیت کے ساتھ ملحقہ دو پلاٹ خریدے گئے اور بیت کے سامنے ایک بڑا پلاٹ پارکنگ کے لئے خریدا گیا۔اس توسیعی پلان کے تحت دو منزلہ بیت نئے حاصل کردہ پلاٹس پر تعمیر ہوئی ہے اور بیت کے سابقہ حصہ کو اس طرح بیت کے ساتھ ملایا گیا ہے کہ وہاں بوقت ضرورت نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے اور یہ حصہ دیگر مختلف پروگراموں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جون 2012ء میں اپنے دورہ امریکہ کے دوران 18 جون کو بیت فضل عمر (ڈیٹن) کا افتتاح فرمایا۔حضور نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

(الفضل 5 جولائی 2012ء)

اب اس کے آغاز پر نظر ڈالتے ہیں۔میجر عبدالحمید صاحب مربی ڈیٹن تحریر فرماتے ہیں۔

1933ء میں بعض عیسائی احمدی ہوئے اور یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوگئی کچھ عرصہ تک تو جماعت کے افراد ماہوار کرایہ پر لئے ہوئے مکان میں نمازوں اور اجلاس میں شمولیت کے لئے جمع ہوتے رہے۔آخر کار 1952ء میں مکرم ولی کریم صاحب نے جو یہاں کے باشندہ تھے۔اپنی واحد ملکیت میں سے ایک قطعہ زمین جماعت کے نام ہبہ کر دیا۔جماعت کے ممبران نے مل کر اس قطعہ زمین پر ایک بیت کی بنیادیں کھڑی کر دیں۔مگر مالی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے صرف ایک تہہ خانہ جس میں دو غسل خانے ایک باورچی خانہ اور ایک سٹور روم ہی تعمیر کر سکے۔مگر اصل بیت کی عمارت نہ بنا سکے۔

17 مئی 1963ء کو اس عاجز کو اس شہر میں متعین کیا گیا۔ہم نے مکرم وکیل التبشیر صاحب کی خدمت میں درخواست روانہ کی کہ بیت کی تعمیر کے لئے مرکز سے گرانٹ دی جائے۔مگر بعض وجوہ کی بناء پر یہ گرانٹ نہ مل سکی۔دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ جماعت کو تحریک کی جاوے کہ وہ مل کر اس بوجھ کو اٹھاوے۔عمارت پر خرچ کا تخمینہ 25 سے 35 ہزار ڈالر کے درمیان تھا اور جماعت کی مالی حالت کا یہ عالم تھا کہ باقاعدہ چندہ دہندگان کی تعداد بہت کم تھی اور ان کا ماہوار چندہ زیادہ سے زیادہ 60 ڈالر تک ہوتا۔اندریں حالات جرأت نہ ہوتی تھی کہ لوکل جماعت کو اس بارگراں کے اٹھانے کی تحریک کی جاوے۔آخر کار اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے اس مبارک تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔تحریک کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعود کی ایک سالانہ جلسہ کی معرکۃ الآراء تقریر جس میں حضور نے نداء کی فلاسفی بیان کی تھی کا ملخص اپنی زبان میں پیش کر دیا۔ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی کہ فرشتہ سیرت مکرم ولی کریم مجلس میں کھڑے ہوگئے۔کانپتے ہوئے لبوں کے ساتھ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر جماعت کے کسی فرد نے بھی میرا ساتھ نہ دیا تو میں خود بیت کی تعمیر کا سارا خرچ برداشت کروں گا۔‘‘

یہ کہہ کر انہوں نے زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور زار و قطار رونے لگے۔ان اخلاص بھرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے وہ برکت ڈالی کہ اسی وقت ایک دوست مکرم عبدالقدیر صاحب نے مبلغ ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کر دیا۔اس کے بعد لجنہ اماء اللہ نے ایک صد ڈالر اور خدام نے 60 ڈالر کے وعدہ جات لکھوائے۔چند دنوں کے بعد مکرم عبدالقدیر صاحب نے اپنے وعدہ کی رقم ادا کر دی اور بعد میں مکرم ولی کریم صاحب نے بھی ایک ہزار ڈالر نقد پیش کر دیئے۔انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ایک قطعہ زمین جس کی قیمت تقریباً چار ہزار ڈالر ہے فروخت کر کے اس رقم کو بیت کی تعمیر پر خرچ کریں گے۔مگر پیشتر اس کے کہ وہ اپنی کسی تجویز پر عمل کر سکتے وفات پا گئے۔اس وقت تک بیت فنڈ میں 3309 ڈالر تک رقم جمع ہو چکی تھی۔بظاہر حالات ناساز گار تھے مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہ تھی۔

مقامی احمدی افراد نے غیر معمولی قربانی کا جذبہ دکھایا اور حسب توفیق رقوم اکٹھی کیں۔بعد میں مرکز کی طرف سے بھی پانچ ہزار ڈالر وصول ہوئے اور اس طرح بیت کی بیسمنٹ کی مرمت اور بیت کی نئی تعمیر 1965ء میں مکمل ہوئی۔ایک گنبد اور دو مینار بھی تعمیر ہوئے۔اس طرح یہ جماعت احمدیہ امریکہ کی پہلی مکمل تعمیر شدہ بیت متصور کی جاتی ہے۔ستمبر 1965ء میں بھی امریکہ کا جلسہ سالانہ اسی بیت میں ہوا۔

(الفضل 13 مئی 1965ء)

اخبار ’’ڈیٹن ڈیلی نیوز‘‘ (DAYTON DAILY NEWS) نے اپنی 27۔اپریل 1965ء کی اشاعت میں زیر تعمیر بیت کا چار کالمی فوٹو نمایاں شائع کیا اور اس کے متعلق تبصرہ کے رنگ میں حسب ذیل خبر شائع کی جو اخبار کے سٹاف رائٹر مسٹر باب جانسن (BOB JOHNSON) کے قلم سے تھی۔

’’ڈیٹن میں ایک (خانہ خدا) کی تعمیر‘‘

’’شہر کے غربی جانب منارے منظر عام پر آرہے ہیں۔

بیت کا تعارف کروانے کے بعد اخبار نے لکھا۔

دوسری نزدیک ترین (بیت) واشنگٹن میں ہے۔مسٹر حمید نے بتایا کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ کے اراکین کی تعداد چار پانچ ہزار کے لگ بھگ ہے۔

ڈیٹن کی مقامی جماعت کے صدر محمد قاسم ہیں جو ڈیفنس الیکٹرونکس سپلائی سنٹر میں کام کرتے ہیں ان کا انگریزی نام نتھانیئل کوارملے (NATHANIEL QUARMILEY) ہے۔جب آج سے تیرہ سال پہلے انہوں نے عیسائیت کو خیر باد کہہ کر (دین حق) قبول کیا تھا۔تو جماعت کے دوسرے اراکین کی طرح انہوں نے بھی (دینی) نام اختیار کیا۔چنانچہ اس وقت سے وہ محمد قاسم کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔‘‘

(ماہنامہ انصاراللہ مئی 1965ء)

کجا وہ وقت کہ اس بیت کی مرمت اور بقیہ تعمیر کے لئے جماعت کو 25 سے 35 ہزار ڈالر کی ضرورت تھی۔لیکن یہ رقم مہیا کرنا جماعت کے لئے مشکل تھا اور 2011ء میں بیت کی توسیع کے لئے مزید قطعات زمین کی خرید اور تعمیر پر 1.25 ملین ڈالرز خرچ ہوئے۔جو یو ایس اے کی جماعت نے بآسانی مہیا کر دیئے۔اس سے جماعت احمدیہ یو ایس اے کی غیر معمولی ترقی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆............☆............☆............☆............☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آئرلینڈ

اطفال اور ناصرات کی کلاسز، مجلس عاملہ لجنہ سے ملاقات، تقریب آمین اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

27 ستمبر 2014ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر بیت مریم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

اطفال کی کلاس

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت مریم تشریف لائے اور اطفال کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ارسلان ملک نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم صغیر احمد نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم شعور احمد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی اور عزیزم بلال احمد نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آخری آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ ...... پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں۔ آنحضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس شخص نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ جمعہ)

بعد ازاں عزیزم فرساد احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم ارمغان مظفر نے اردو زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں عزیزم صباح الدین علیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد آٹھ اطفال پر مشتمل گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ یاعین فیض اللہ ...... سے چند منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں حضور انور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کون سی کتب اطفال کو پڑھنی چاہئیں۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا حقیقۃ الوحی پڑھو آسان کتب پڑھنی ہیں تو ملفوظات کی آخری جلدیں پڑھو اور اگر انگریزی زبان کی کتاب پڑھنی ہے تو پھر Essence of Islam پڑھیں۔ اس کتاب میں مختلف عناوین پر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب سے اقتباسات اور مضامین اکٹھے کئے گئے ہیں۔

ایک طفل کے اس سوال پر کہ ہم کون سی دعا پڑھیں کہ احمدیت دنیا میں جلد پھیل جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کے لئے اپنی زبان میں دعا کرو۔ درود شریف پڑھو۔ اس میں ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ درود شریف سمجھ کر اور غور کر کے پڑھو اس میں آنحضرت ﷺ کے لئے ساری برکتیں مانگی گئی ہیں۔ درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھی برکتوں کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو دائرہ عمل تھا اس کے مطابق خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا۔ آنحضرت ﷺ کا دائرہ عمل تو ساری دنیا ہے۔ کل عالم ہے تو تم دعا کرو کہ آجکل جو مخالفین، معاندین، آنحضرت ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں اور استہزاء کرتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ پکڑے اور آنحضرت ﷺ کا عزت و شرف اور اعلیٰ مقام ساری دنیا میں قائم ہو اور (مومن) صحیح اور حقیقی (مومن) بن جائیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیتھولک عیسائی کہتے ہیں کہ اگر 13 تاریخ کو جمعہ آجائے تو وہ برا دن ہوتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا تو ہر جمعہ خواہ وہ کسی تاریخ کو بھی ہو برکتوں والا دن ہوتا ہے اس لئے سورۃ جمعہ بھی نازل ہوئی۔ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یا امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک آیت پڑھتے ہیں اور اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو جس میں یہ آیت نازل ہوئی، عید کے دن کے طور پر مناتے۔ تو اس پر حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے تو اس پر اس یہودی نے کہا۔ الیوم اکملت لکم ......

تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ آیت عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی اور جمعہ کا دن تو ہمارے لئے عید کا دن ہی ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جمعہ عید سے بھی زیادہ اہم ہے اور برکتوں والا دن ہے۔ اس لئے خوشی منانی چاہئے۔ پس ہمارے لئے تو جمعہ کا دن اچھا ہے اور خوشی کا دن ہے اور برکتوں والا دن ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ صرف چار الہامی کتابیں یعنی قرآن کریم، انجیل، تورات اور زبور کیوں ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا صرف چار تو نہیں ہیں۔ قرآن کریم میں صحف ابراہیم و موسیٰ کا بھی ذکر آتا ہے۔ ہر نبی پر کچھ نہ کچھ تو اترا ہے۔ ہندو وید پڑھتے ہیں۔ ہر نبی کے ماننے والوں کے لئے کچھ نہ کچھ تعلیم تو ضرور ہوگی۔ لیکن اصل محفوظ کتاب قرآن کریم ہے جو چودہ سو سال سے محفوظ ہے۔ باقی مذاہب والے کہتے ہیں کہ ہماری کتابیں خدا کی طرف سے ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے ان کی کتابیں جو وہ پیش کرتے ہیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت کچھ ملا جلا لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں نبی بھیجے ہیں قرآن کریم نے چند انبیاء کے ناموں کا ذکر کیا ہے۔ باقی انبیاء کے ناموں کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے ان انبیاء کی کتابوں کا بھی پتہ نہیں۔ اسی طرح انبیاء کے آنے کے ساتھ مختلف علاقوں میں آباد مختلف قوموں میں شریعتیں اتری ہوں گی، تعلیمات اتری ہوں گی تبھی تو ان قوموں کو سمجھ آئی ہوگی اور ان کے لئے ہدایت کے سامان ہوئے ہوں گے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا تیسری عالمی جنگ ہو سکتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اگر دنیا نے اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ظلم و ستم کی راہ اختیار کی تو پھر خدا کی طرف سے عذاب آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا چھوٹی چھوٹی جنگیں تو ہر جگہ ہو رہی ہیں۔ افغانستان میں لڑائی ہو رہی ہے۔ یوکرین میں لڑائی ہو رہی ہے۔ سیریا میں لڑائی ہو رہی ہے اور بھی بہت سی جگہوں پر حالات خراب ہیں اور حالات کی خرابی میں مسلسل اضافہ ہوا، ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں تو چار سال سے کہہ رہا ہوں کہ تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پوپ نے تو کہا تھا کہ یہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔

جنت میں جانے کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے۔ اچھے اور نیک عمل اور اچھی چیزیں جنت میں لے جاتی ہیں اور برے اعمال اور بری باتیں جنت میں جانے سے روکتی ہیں۔ لیکن یہ فیصلہ خدا کا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے لیکن بالآخر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہر ایک نے جنت میں داخل ہونا ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور کی پسندیدہ کھیل کون سی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اب تو کوئی کھیل نہیں ہے پہلے کرکٹ اور بیڈمنٹن کھیل لیا کرتا تھا۔ اب کوئی نہیں ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا جب فوت ہو کر خدا کے پاس جائیں گے تو کیا خدا کو دیکھ سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو فوت ہو گئے ہیں وہی بتا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ تو اس دنیا میں اپنی قدرتوں سے نظر آتا ہے۔ دنیا کی خوبصورتی خدا کی قدرت ہی ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بھی اپنی ایک نظم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا جواب دیا ہے کہ مجھے تلاش کرنا ہے تو مجھے میری اس قدرت میں دیکھو، میری اس قدرت میں دیکھو۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے یہ نظم، ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کی نظم

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

کے جواب میں کہی تھی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی اس نظم کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں مجھے دیکھ پستی کاہ میں
مجھے دیکھ عجز فقیر میں مجھے دیکھ شوکت شاہ میں
مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں ہے تو مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سن کبھی دیکھ گل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے میری ایک شان بہار میں
میرا نور شکل ہلال میں مرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں

حضور انور نے فرمایا پس خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں سے نظر آتا ہے۔ اللہ نورالسمٰوات والارض۔ خدا آسماں وزمین کا نور ہے۔کوئی ظاہری شکل میں نظر نہیں آتا۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ میں چھٹی جماعت میں پڑھتا ہوں۔ میں آگے جا کر کیا پڑھوں۔کون سا مضمون لوں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سیکنڈری سکول میں جاؤ گے تو پتہ چلے گا کہ کس مضمون میں دلچسپی ہے۔ اگر Maths میں دلچسپی ہے تو انجینئر بن جانا اور اگر بیالوجی میں دلچسپی ہو تو ڈاکٹر بن جانا یا پھر ریسرچ میں جانے کی کوشش کرنا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں امن کیوں نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ امن اس لئے نہیں ہے کہ ان کے لیڈرز قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ ابھی کلاس کے آغاز میں سورۃ جمعہ کی تلاوت کی گئی ہے اور امام مہدی کی آمد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی بیان کی گئی ہے۔(حضور انور نے وہ حدیث بیان فرمائی)

حضور انور نے فرمایا اس آنے والے مسیح مہدی نے فرمایا تھا کہ یہ وقت تلوار چلانے کا،لڑنے کا نہیں ہے۔(دین) کا حقیقی پیغام پہنچانے کا ہے۔آپ نے فرمایا کہ میں تو دو کاموں کے لئے آیا ہوں ایک یہ کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانے اور خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور دوسرا یہ کہ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو اور انسان ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں نہ کہ ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کریں۔

حضور انور نے فرمایا پس خدا کا حق ادا کریں گے اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو امن قائم ہوگا۔ اگر حضرت مسیح موعود کو نہیں مانیں گے تو امن میں نہیں رہیں گے۔ ہاں جو مان رہے ہیں۔آپ کو قبول کر رہے ہیں وہ امن میں آتے جا رہے ہیں۔

پس اصل بات یہی ہے کہ مسیح کو مانیں گے تو امن میں رہیں گے ورنہ آپس میں لڑتے رہیں گے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا قرآن کریم کی تلاوت ہر وقت کی جاسکتی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت تو ہر وقت کی جاسکتی ہے۔لیکن بعض اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً سورج کا طلوع،غروب اور زوال کا وقت ہے۔ اسی طرح نماز فجر کے بعد سے سورج کے طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک کا جو وقت ہے اس میں نفل نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضور انور نے بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔آپ سب اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا قبرستان میں قرآن کریم پڑھا جا سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قبرستان میں جن لوگوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہ وہاں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے مامور ہوتے ہیں وہ وہاں قرآن کریم پڑھتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔لیکن کسی قبر پر کھڑے ہو کر قرآن کریم پڑھنا یہ درست نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب ہم کسی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں تو اپنی دعا میں سورۃ فاتحہ اور دوسری دعائیں پڑھتے ہیں اور یہ طریق درست ہے۔لیکن کسی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کی بجائے قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور قرآن کریم پڑھنا یہ درست نہیں ہے۔

ایک طفل نے یہ سوال کیا کہ میں سائنٹسٹ بنوں یا (مربی) بنوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پندرہ سال کی عمر کے بعد فیصلہ کرنا۔لیکن اگر (مربی) بننا ہے تو پھر ابھی سے فیصلہ کرو۔ دو دو آپشن نہیں ہوسکتے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ پاکستان کے جو موجودہ حالات ہیں کیا وہاں کوئی بہتری آئے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ دعا کرتے رہیں۔ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی تبدیلی آئے گی۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت تو مولوی حکومت پر سوار ہیں۔ جو لیڈرز اس وقت بہتری لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ان سے تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ جو ہوگا وہ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی ہوگا۔خدا تعالیٰ نے بہتری لانی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس طرح لانی ہے۔

حضور انور نے فرمایا مولویوں کے ہاتھ سے ملک نکلے گا تو بہتری آئے گی۔ ہمارے مقدمات ہوتے ہیں تو جج بے بس ہوتے ہیں۔ کچھ نہیں کرتے کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے اوپر مولویوں کا دباؤ ہے اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔تو عملاً مولوی حکومت کر رہے ہیں۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ جب آپ بچے تھے تو کیا آپ کو پتہ تھا کہ آپ خلیفہ بنیں گے۔اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مجھے تو انتخاب سے پہلے تک علم نہ تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ کوئی Sane Person اس بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔خلافت تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔پس کوئی انسان نہ اس بارہ میں سوچ سکتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی علم ہوسکتا ہے۔

ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ وقف نو بچے بڑے ہو کر کیا بنیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں پہلے ہی اپنے خطبات میں اور وقف نو کے اجتماعات اور کلاسز کے پروگراموں میں بتا چکا ہوں کہ مربی بنیں۔ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر بنیں۔ ہمیں وکلاء بھی چاہئیں۔ IT سپیشلسٹ میڈیا وغیرہ کے لئے بھی چاہئیں۔

حضور انور نے اس بچے کو فرمایا تمہارا رجحان بیالوجی میں ہے تو پھر ڈاکٹر بنو اور ڈاکٹر بن کر پھر آئرلینڈ میں نہیں رہنا۔افریقہ جانا پڑے گا۔

اطفال کی یہ کلاس بارہ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔اس دوران حضور انور کی اجازت سے تین خدام کے ایک گروپ نے ترانہ پڑھا۔

ناصرات کی کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بارہ بجکر پچاس منٹ پر ناصرات کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزہ زینب مائدہ خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ صالحہ اسد نے پیش کیا۔ بعدازاں انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ ایمن نونن نے پیش کیا۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث عزیزہ شانزہ احمد نے پیش کی۔

لایومن احد کم ......

(بخاری،جلد اول،کتاب الایمان)

اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ فریحہ شمس نے پیش کیا۔

تم میں سے کوئی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے والدین بچوں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے پیار نہ کرے۔

اس حدیث کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ فائزہ مقبول نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ سبیکہ احسن نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد عزیزہ افشاں کامران نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے(ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد22 ص118)

اس اقتباس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثناء طاہرہ چیمہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ نبیحہ ملک نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ شمس، لائبہ افتخار، زینب مائدہ اور عزیزہ نبیحہ ملک نے ایک گروپ کی صورت میں درج ذیل نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ؎

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ، مرجع خاص و عام

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ناصرات نے سوالات کئے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے کس عمر میں قرآن کریم ختم کیا تھا۔اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا مجھے عمر تو یاد نہیں ہے۔بچپن میں کر لیا تھا۔حضور انور نے فرمایا بچیاں چھ،سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ میں آگے جا کر کون سا مضمون لوں۔کیا لائن اختیار کروں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا پڑھائی میں اچھی ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ٹیچر بن جاؤ۔یا زبانیں سیکھو اور ماسٹر کر لو تو ترجمہ کے لئے وقف کر سکتی ہو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کون سی عمر میں ناصرات کو حجاب لینا چاہئے۔اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جب سات سال کی ناصرات ہو جاتی ہو تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔جب نماز پڑھو گی تو دوپٹہ لے کر پڑھو گی۔

حضور انور نے فرمایا بعض سات سال عمر کی بچیاں اپنی عمر کے لحاظ سے بڑی لگتی ہیں تو ان کا لباس بھی مناسب ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا چھوٹی عمر میں حجاب لے کر، سکارف لے کر سکول میں جاؤ، وہاں فنکشن ہوتے ہیں ان میں جاؤ اور بغیر شرم کے لوگوں کے سامنے پیش ہو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ سب سے زیادہ کون سی دعا کرنی چاہئے؟ اس سوال کے جواب میں

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ دعا یہ ہے کہ تم نماز پڑھو۔ پانچوں نمازیں پڑھ لو تو یہی تمہاری دعا ہے۔ حضورانور نے فرمایا تم یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرا علم بڑھائے۔ پڑھائی میں اچھا کردے۔ یہ دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ میرے ماں باپ پر رحم کرے۔ وہ میرا خیال رکھتے ہیں۔ میری پڑھائی میں، میرے کھانے پینے میں، میری ضروریات پوری کرتے ہیں۔ میری بڑی اچھی تربیت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

ایک بچی نے Halloween کے حوالہ سے سوال کیا تو اس پر حضورانور نے فرمایا یہ ان لوگوں کی ٹریڈیشن ہے جن کا مذہب نہیں تھا۔ جس دن یہ لوگ Halloween مناتے ہیں تو گھروں پر مانگنے آجاتے ہیں۔ تو اپنی جان چھڑانے کے لئے چاکلیٹ کا ڈبہ دے دو۔ حکمت اسی میں ہے کہ بلاوجہ جھگڑے نہ کئے جائیں لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ مل کر ایسا کرو۔

ایک بچی نے سوال کیا حضور انور روزانہ کتنا قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا بہت زیادہ اور دوسرے کام کرنے ہوں تو نصف پارہ کی تلاوت کرتا ہوں اور پونا پارہ بھی پڑھ لیتا ہوں اور کبھی زیادہ بھی پڑھ لیتا ہوں۔ بہرحال کاموں میں مصروف ہو جاؤں تو نصف پارہ تو روزانہ پڑھتا ہوں۔

بچی نے بتایا کہ وہ روزانہ قرآن کریم کے چار صفحے پڑھتی ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا صفحات کے حساب سے نہیں بلکہ رکوع کے حساب سے تلاوت کیا کرو۔ حضورانور نے فرمایا والدین اپنے بچوں، بچیوں کو بتائیں کہ رکوع کیا ہوتا ہے۔ صفحات کی بجائے رکوع کے حساب سے پڑھا کرو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر ہم لڑکیوں کے سکول میں ہیں تو کیا برقعہ پہننا، حجاب لینا ضروری ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا اگر سکول میں صرف لڑکیاں ہی ہیں تو ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر ٹیچر مرد ہوں تو پھر سکارف لینا، حجاب لینا ضروری ہے۔

حضورانور نے فرمایا جب بھی سکول سے باہر نکلو تو پھر سکارف لینا ضروری ہے اور پردہ کا خیال رکھنا ہے۔ حضورانور نے فرمایا اگر کوئی یہ کرے کہ سکول میں تو سکارف نہیں لیا اور جب باہر نکلے تو لے لیا تو یہ ڈبل سٹینڈرڈ ہے۔ لیکن یہ ہرگز ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ شیطان کو کیوں بنایا گیا۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا شیطان کو اس لئے بنایا کہ تم کو پتہ لگے کہ تم نیک ہو یا نہیں۔ اگر برائی ہو تو تب ہی نیکی کا پتہ لگے گا کہ برائی کے مقابل پر یہ نیکی ہے۔

خدا تعالیٰ نے نیکی اور بدی دونوں راستے متعین کر دیئے ہیں اور ساتھ نصیحت بھی کی ہے کہ نیکی کا راستہ اختیار کرو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ یہ دو راستے ہیں چاہو تو نیکی کا راستہ اختیار کرو اور چاہو تو بدی کا راستہ اپناؤ اور ساتھ بتا دیا کہ بدی کا راستہ اختیار کرو گے تو سزا ملے گی اور نیک راستہ پر چلو گے تو خدا تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا نیک لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بدی کے راستوں پر چلنے والے شیطان کی اتباع کرتے ہیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم پاکستانی ڈرامے دیکھ سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا اگر گند نہیں ہے تو دیکھ سکتے ہیں۔ پاکستانی ڈرامے تو انڈین ڈراموں سے بھی گندے ہوگئے ہیں اور درمیان میں ایسے اشتہار بھی آجاتے ہیں جن سے تربیت خراب ہوتی ہے۔ پس ایسا ڈرامہ جو صاف ستھرا ہو اور سبق آموز ہو وہ دیکھ سکتی ہو۔ ایسا ڈرامہ نہ دیکھو جو آپ پر برا اثر ڈالے اور تم اپنے ماں باپ کے خلاف ہو جاؤ اور بڑوں کا ادب نہ کرو۔ جو بری لڑکیاں ہیں وہ اپنے خاوندوں سے جھگڑے شروع کر دیں۔

پس صرف شریفانہ سبق آموز ڈرامہ دیکھ سکتی ہو اور تمہارے اندر اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ اگر کوئی نامناسب سین یا اشتہار آجائے تو چینل بدل دو یا بند کر دو۔

حضورانور نے فرمایا سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ نماز کا وقت ضائع نہ ہو۔ وقت پر نمازیں ادا کرو، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت ہو اور کوئی دینی کتاب باقاعدہ پڑھو۔ اپنے مطالعہ میں رکھو۔ سارا دن ڈرامے دیکھنا، انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنا اور On ڈیمانڈ چینل پر پروگرام دیکھنا یہ غلط طریق ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود نے کسی کو بتایا تھا کہ میں ایک نبی ہوں اور میں احمدی ہوں۔

سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اسی وقت اپنے نبی ہونے کے بارہ میں لکھا اور بتایا جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا۔ جب تک خدا نے نہیں بتایا آپ نے نہیں لکھا اور نہ کوئی اعلان فرمایا باقی جہاں تک احمدی نام دیئے جانے کا ذکر کیا ہے۔ اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے دو نام ہیں محمد اور احمد اور جماعت کو احمدی نام دینے کا موقع اس طرح پیدا ہوا کہ ہر دس سال بعد مردم شماری ہوتی ہے۔ جب 1901ء میں ہندوستان میں مردم شماری ہوئی تو اس میں یہ بتانے کے لئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے والے اور آپ کی بیعت میں آنے والے دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر ہوں۔ تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ مذہب کے خانہ میں احمدی (-) لکھیں۔ چنانچہ اس وقت سے آپ کے متبعین احمدی کہلاتے ہیں۔

ناصرات کی یہ کلاس دوپہر دو بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں سوا دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام فیملی ملاقاتیں اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی اور اس کا انتظام ہوٹل کے ہی ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔

ساڑھے چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 24 فیملیز کے 64 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والوں میں سے 22 افراد مرد و خواتین ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پا رہے تھے اور اس سعادت پر بے حد خوش تھے کہ ان کی زندگی میں یہ مبارک دن آیا کہ اپنے پیارے آقا کے دیدار اور قرب میں چند لمحات گزارے اور دعاؤں کے خزانے لئے اور آج کا یہی دن اور یہ مبارک لمحات ان کی زندگی کا سرمایہ حیات ہیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز گالوے (Galway) شہر کے علاوہ Dublin، Cork، Cavan، Limerick اور Athlone کے علاقوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

مجلس عاملہ لجنہ سے ملاقات

بعدازاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدازاں عاملہ کے تمام ممبرات نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

نائب صدر لجنہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ کس حیثیت سے نیشنل عاملہ میں ہیں کیونکہ نائب صدر کے پاس کوئی اور شعبہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ وہ صدر لجنہ مقامی بھی ہیں۔

سیکرٹری وقف نو کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری وقف نو تو نیشنل عاملہ لجنہ میں کوئی عہدہ نہیں ہے۔ حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ ان کو معاون صدر بنا دیں اور ان سے واقفات نو کا کام لیں۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ سے حضور انور نے دعوت الی اللہ کے پروگراموں اور لیف لیٹس کی تقسیم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے مینا بازار کے حوالہ سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا پروگرام ہوا تھا۔ جس پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ ہم اس ایریا میں جہاں ہال کرائے پر لیا جاتا ہے لوگوں کو مینا بازار میں آنے کا دعوت نامہ دیتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور خریداری کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کا تعارف بڑھے۔ مینا بازار دعوت الی اللہ کا اچھا ذریعہ ہے۔ ہم وہاں پر دعوت الی اللہ کارنر بناتے ہیں۔ جہاں ہم کتابیں اور دوسرا لٹریچر رکھتے ہیں۔ مینا بازار میں پردہ کی رعایت کے ساتھ لجنہ کی ممبرات لیف لیٹس تقسیم کرتی ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا آپ نے جو دعوت نامہ دیا ہے وہ ٹھیک ہے کہ یہ لوگ آپ کے مینا بازار میں آئیں۔ آپ کی چھوٹی بچیاں مینا بازار میں جائیں اور ساتھ لجنہ بھی جائے جو ان کی راہنمائی کرے۔

حضورانور نے سیکرٹری دعوت الی اللہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے آپ سیمینار کریں۔ جو احمدی طالبات کالج و سکول میں ہیں وہ اپنے سکولوں اور کالجوں سے رابطے کریں اور سیمینارز آرگنائز کریں۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے ہم نہیں کرتے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا اب تو مرکز کا شیئر بھی آپ کو دے دیا ہے۔ صاحب حیثیت لوگوں سے فنڈ لیں۔ امریکہ میں ایک سٹیٹ سے دوسری سٹیٹ جانے کے لئے وہ خود خرچ کرتے ہیں۔ جو افورڈ کر سکتے ہیں ان سے لیں۔ جن کے شوہر اچھے کمانے والے ہیں ان خواتین سے لیں۔

صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ حضورانور نے اس سال جو مرکز کا حصہ ہمیں عطا فرمایا تھا اس سے ہم نے کتابیں خریدی تھیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا اگلے پانچ سال کا بجٹ آپ ہی رکھ لیں اور اسے دعوت الی اللہ کے کاموں پر خرچ کریں اور دعوت الی اللہ کے لئے نئے راستے نکالیں۔

دعوت الی اللہ کے پروگراموں کے بارہ میں سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم نے مختلف سکولوں کو خط لکھے ہیں اور جماعت نے Interfaith پروگرام منعقد کیا تھا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا خط لکھنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ خود گھروں سے نکلیں، دوسری دفعہ جائیں بار بار جائیں۔ اپنی لڑکیوں سے کہیں کہ خواتین سے اپنے تعلقات بنائیں اور اپنے آپ کو متعارف کروائیں۔ انٹرفیتھ (Interfaith) پروگرام تو جماعت نے منعقد کیا تھا۔ لجنہ اپنے طور پر کچھ کریں۔

حضورانور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ

لجنہ نے بتایا کہ بیت الذکر کی افتتاحی تقریب میں پندرہ مہمان لجنہ کے ذریعہ شامل ہوئے اس پر حضور انور نے فرمایا لجنہ پردے میں رہ کر دعوت الی اللہ کرے اپنے خاوندوں سے مشورہ کر سکتی ہیں۔ دعوت الی اللہ کی کمیٹی بنائیں۔ منصوبے بنائیں مجھے لکھ کر Approve کروائیں اور پھر عمل کریں۔ ہمسایوں سے اچھے تعلقات بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو اپنے خاوندوں اور بچوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ دعوت الی اللہ بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تربیت بھی ضروری ہے۔

صدر لجنہ نے سوال کیا کہ کیا ہم دعوت الی اللہ کے لئے سٹال لگا کر پمفلٹ لوگوں کو دے سکتے ہیں؟ کیا ہم پردے میں رہ کر اس رنگ میں دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے سٹال لگائیں۔ مرد تو سٹال لگاتے ہیں۔ آپ بھی پردے میں رہ کر لگا سکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب میں پارلیمنٹ گیا تو وہاں ایک خاتون نے پوچھا کہ آپ کی عورتوں کو آزادی نہیں کہ تو آپ سٹال لگا سکتی ہیں۔ آزادی کے نام پر کچھ تو بہت آگے نکل جاتی ہیں۔ بیچ کا راستہ اختیار کریں۔ آزادی کا غلط استعمال نہ کریں۔

سیکرٹری اشاعت نے حضور انور کی خدمت میں رسالہ مریم اور نیشنل سلیبس لجنہ اماء اللہ پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو آپ نے کافی بڑا بنا دیا ہے۔ اس پر عمل کتنا ہوتا ہے۔ رسالہ مریم کی اشاعت کے حوالہ سے حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ اس رسالہ کو ہم یوکے سے ہی چھپواتے ہیں کیونکہ آئرلینڈ میں اشاعت بہت مہنگی ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفات نو کا رسالہ مریم بھی منگوائیں اور تقسیم کریں۔

مجلس شوریٰ کے انعقاد کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ اپنی شوریٰ بھی منعقد کرے جس میں نیشنل عاملہ کے علاوہ ہر دس ممبرات پر ایک ممبر کو منتخب کر لیں۔

سیکرٹری مال کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا تو صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ سیکرٹری مال ڈاکٹر روبینہ صاحبہ بیمار ہیں۔ لیکن وہ اپنا کام انتہائی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتی رہی ہیں۔ اب ان کی صحت بہت خراب ہو چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی اب ان کی جگہ کوئی سیکرٹری بنائیں۔ صدر صاحبہ لجنہ نے لجنہ کے چندہ کی رقم جماعت کے اکاؤنٹ میں رکھوانے کے حوالہ سے بعض مشکلات کا ذکر کیا۔ اس پر حضور انور نے بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔ نیز فرمایا آمد و خرچ کا خیال رکھیں۔ جس طرح آپ کا بجٹ بنتا ہے اسی طرح خیال رکھیں۔

سیکرٹری تربیت صاحبہ کے اس استفسار پر کہ ہم لجنہ کی تربیت کیسے کریں۔ حضور انور نے فرمایا پہلے عاملہ اپنی اصلاح کرے۔ لوگوں کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ بار بار نصیحت کریں۔ صبر اور حوصلے سے سمجھائیں۔ ہر ایک کی اپنی نفسیات ہوتی ہے اس کے مطابق اسے ٹریٹ کریں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ فیملی ملاقاتوں کے دوران تربیتی لحاظ سے کوئی کمی نظر آئی ہے یا کوئی اصلاح طلب امر ہے تو حضور انور ہماری راہنمائی فرمائیں اس پر حضور انور نے فرمایا لجنہ تو ٹھیک ہے ان کو بچوں کی تربیت کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ نے بتایا کہ یہاں لجنہ کی تجنید 122 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تعداد تو ایک محلّہ جتنی ہے۔ آپ کو ان کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ناصرات کی تعداد 31 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اچھی لجنہ دیکھنی ہے تو اچھی ناصرات بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا ناصرات کی کلاس میں ایک بچی نے پردے کے بارے میں سوال کیا تھا کہ پردہ کرنے کی صحیح عمر کیا ہے۔ اگر آپ نے دورہ امریکہ کے دوران پردہ کے بارہ میں خطابات سنے ہیں تو ان میں میں نے تفصیل سے بتایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنی بچیوں کو چھوٹی عمر ہی سے حیادار لباس پہنائیں تا کہ وہ اس کی عادی ہوں۔ اگر پہلے Sleevless اور شارٹ کپڑے پہناتی رہیں تو بعد میں ایک دم سے حیا نہیں آئے گی۔ ماؤں کو تربیت کرنی پڑے گی۔ بچپن سے ہی سوچ بنائیں کہ ہم نے حیادار لباس پہننا ہے۔

حضور انور نے افریقہ کی عورتوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض عورتوں کے پاس لباس نہیں ہوتا۔ لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ اپنے آپ کو ڈھانپتی ہیں اور یہاں آکر تو وہ پورا لباس پہنتی ہیں۔ لیکن پاکستانی عورتیں جب وہاں سے آتی ہیں تو برقعہ پہنا ہوتا ہے اور یہاں یورپ میں آکر بے پردہ ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تعلیم سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ اپنی فیملی میں اکیلی احمدی ہیں تو آپ کے والدین کے جماعت کے بارے میں کیا تاثرات ہیں اور آپ کے والد کو جمعہ پر بھی دیکھا۔ انہوں نے خطبہ جمعہ بھی سنا۔ اس بارہ میں وہ کیا کہتے ہیں۔

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ میرے والدین جماعت کے بارہ میں بہت اچھے خیالات رکھتے ہیں اور وہ ہر جمعہ کو حضور انور کا خطبہ جمعہ سننے کا اہتمام کرتے ہیں اور کئی دفعہ مشن ہاؤس آکر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی MTA پر جلسہ جات دیکھتے ہیں اور تقاریر سنتے ہیں اور مقامی جلسہ جات میں بھی شامل ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ ان کو احمدیت میں شامل کریں۔ آپ کی والدہ تو مطمئن ہیں بس والد صاحب کو قائل کریں۔ اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ والدین پر فیملی کا پریشر ہے اور بڑا بھائی بھی جماعت کی مخالفت کرتا ہے۔ ابھی اس کی شادی نہیں ہوئی۔ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر فضل کرے اور ان کی راہنمائی کرے تو والدین احمدیت کی طرف آجائیں گے۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک آئرش دوست کا ذکر فرمایا کہ وہ بیت الذکر کے افتتاح کے دوران ساؤنڈ سسٹم کے تعلق میں ڈیوٹی کر رہا تھا۔ دو تین دنوں میں یہاں کے ماحول اور حضور انور کی موجودگی سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے کہا کہ وہ گزشتہ 35 سال سے خدا کی تلاش میں تھا۔ اسے چرچ میں تو خدا نہ ملا لیکن یہاں خلیفہ کو نمازیں پڑھاتے دیکھا، خطبہ جمعہ سنا اور ساتھ نمازیں پڑھیں تو مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔

اس کے بعد معاون صدر برائے واقفات نو نے بتایا کہ ان کی فیملی نے بھی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی ہے اور ان کو بھی اپنے خاندان سے کافی مخالفت کا سامنا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا مخالفت سے آپ کے گناہ ہی جھڑتے ہیں۔

سیکرٹری صحت جسمانی کے اس سوال پر کہ کیا ہم لجنہ کا گروپ مل کر Walk کر سکتے ہیں اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ میراتھن واک (Marathon Walk) میں جانا ہے۔ جس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ عام Walk پردے میں رہ کر کر سکتے ہیں۔ تو حضور انور نے فرمایا ہاں پارک میں ہی جانا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عاملہ کی تمام ممبرات کو الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں اور ممبرات نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی عطا پائی۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق درج ذیل آٹھ بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ عزیزہ افشاں کامران، فائزہ مقبول، ایشل ایمان، صالحہ اسد، شانزہ احمد، ملائکہ طاہر، حبۃ السلام، کائنات اختر۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہر ایک بچی سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت مریم جانے کے لئے جب ہوٹل سے باہر تشریف لائے تو ہوٹل کی Lobby میں تین آئرش خواتین کھڑی تھیں جو یہاں ہوٹل میں ایک آرگنائزیشن کی طرف سے کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ انہوں نے منتظمین کو بتایا کہ انہوں نے خلیفۃ المسیح کو ٹیلیویژن پر دیکھا ہوا ہے وہ خلیفۃ المسیح سے ملنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مریم تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الذکر کے اس قطعہ زمین پر پہلے سے موجود مکان کا معائنہ فرمایا اس مکان کو Renovate کیا گیا ہے اور اس میں ایک انڈسٹریل کچن، سٹور، کھانے کا ہال اور رہائشی حصہ بنایا گیا ہے۔ ہال کے اندر لائبریری کے لئے کتب بھی رکھی گئی ہیں۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے اور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

بے تاب ہوا

ایک دفعہ مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب کے ساتھ حضرت مولانا نورالدین صاحب سے علاج کرانے قادیان آیا۔ چونکہ یہ شخص حضرت اقدس کا سخت دشمن تھا اور محض علاج کی خاطر مجبوراً قادیان آیا تھا اس لئے اُس نے محمد یوسف صاحب سے یہ شرط کر لی تھی کہ قادیان میں مجھے احمدیوں کے محلّہ کے باہر کوئی مکان لے دینا۔ چونکہ اس محلّہ میں میں کبھی گھسنا بھی نہیں چاہتا۔ خیر وہ آیا اور احمدی محلّہ سے باہر ٹھہرا۔ علاج ہوتا رہا کچھ دنوں کے بعد اُسے افاقہ ہوا تو وہ واپس جانے لگا۔ محمد یوسف صاحب نے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جاتے ہو ہماری (بیت) تو دیکھتے جاؤ۔ اُس نے انکار کیا میاں صاحب نے اصرار کیا۔ اُس نے اس شرط پر مانا کہ ایسے وقت میں مجھے وہاں لے چلو کہ وہاں نہ مرزا صاحب ہوں اور نہ کوئی اور احمدی موجود ہو۔ میاں محمد یوسف صاحب نے مان لیا اور ایسا ہی وقت دیکھ کر اُسے بیت مبارک میں لائے۔ مگر خدا کی قدرت کہ ادھر اس نے بیت میں قدم رکھا اور اُدھر حضرت اقدس کے مکان کی کھڑکی کھلی اور آپ کسی کام کے لئے ''بیت'' میں تشریف لائے۔ اس شخص کی نظر حضرت اقدس کی طرف اٹھ گئی اور وہ بیتاب ہو کر آپ کے سامنے آ گیا اور اُسی وقت بیعت کر لی۔

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ 1243-1242)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ آرام باڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 ستمبر 2014ء کو جماعت احمدیہ آرام باڑی ضلع کوٹلی AK کے چار بچوں رافیعہ یاسین، نادیہ یاسین، زلفت رزاق اور نجیل احمد کی تقریب آمین ہوئی۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب معلم سلسلہ آرام باڑی نے چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔ ان کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم معلم صاحب کو ہی حاصل ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن پاک پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ملک منیر احمد صاحب مرحوم کاتب روزنامہ الفضل آج کل پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ مورخہ 16 اکتوبر 2014ء کو ان کے پیٹ کا آپریشن فیصل آباد میں ہوا۔ جو کامیاب رہا اور اب وہ روبصحت ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب استاد مدرسۃ الحفظ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی امۃ الحی واقفہ نو کے کان کا آپریشن قائداعظم انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے رکھے۔ آمین

۞ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ درمکنون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نعمان شکیل صاحب کے سسر محترم شکیل احمد خان صاحب کراچی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ حالت کافی نازک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

درستگی

۞ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں کہ روزنامہ الفضل مورخہ 17 اکتوبر 2014ء صفحہ 7 پر خاکسار کے بیٹے کے نکاح کا اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں اعلان نکاح کی تاریخ غلطی سے 4 اپریل لکھی گئی ہے جو دراصل 4 اکتوبر 2014ء ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

ولادت

۞ مکرمہ منصورہ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الیاس بشیر صاحب مینیجر نیشنل بینک ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم محمد یحیٰ مبشر صاحب مینیجر سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک ربوہ و بہو مکرمہ آمنہ سہیل صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے 28 ستمبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یسریٰ مبشر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سہیل مسعود میاں صاحب آف لاہور کی نواسی اور محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب مربی سلسلہ مرحوم کی نسل سے ہے۔

اسی طرح میری بیٹی مکرمہ وجیہہ وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب آف شارجہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 ستمبر 2013ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام زاریہ وسیم رکھا گیا ہے جو کہ مکرم محمد اکرم شاہد صاحب آف شارجہ کی پوتی ہے۔

احباب سے دونوں بچیوں کے باعمر، نافع الناس اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وشادی

۞ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ مریم اسد صاحبہ بنت مکرم محمد اسد محمود صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم حافظ نعمان طارق صاحب ولد مکرم ڈاکٹر طارق مسعود رضا صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر 12 ستمبر 2014ء کو مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ اُسی رات 9 بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دلہن مکرم ڈاکٹر مسعود احمد خان صاحب شیخوپورہ کی نواسی، مکرم محمد رفیق طارق صاحب لندن کی پوتی ہے جبکہ دلہا مکرم ڈاکٹر مسعود احمد خان صاحب شیخوپورہ کا پوتا ہے۔ 13 ستمبر کو دعوت ولیمہ گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا اس رشتہ کو کامیاب کرے اور دونوں خاندانوں کیلئے خوشی کا باعث بنے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

سنگاپور

سنگاپور کا جنت نظیر خطہ ساٹھ جزائر پر مشتمل ہے۔ بڑا جزیرہ جس کو سٹیٹ سٹی کہا جاتا ہے، سنگاپور ہی ہے۔ سنگاپور کے شمال میں ملائیشیا اور مغرب میں انڈونیشیا کا سمندری علاقہ ہے۔ درمیان میں آبنائے نے ان دونوں ممالک کے درمیان حد فاصل قائم کی ہوئی ہے۔ جس کو ایک کلومیٹر لمبے پل نے ایک دوسرے سے منسلک کیا ہوا ہے۔ سنگاپور کا کل رقبہ 696 مربع کلومیٹر ہے جو کہ امریکہ کے شالی شہر شگاگو جتنا ہے۔ یہ وہی سنگاپور ہے جس کی آبادی 1819ء میں ساٹرا کے برطانوی گورنر سٹیفوڈ ریفل کی آمد کے وقت صرف 150 نفوس پر مشتمل تھی اور یہی سنگاپور مچھیروں کی بستی کہلاتا تھا اور آج اس شہر کی آبادی 50 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہ جزیرہ خط استواء سے صرف 96 میل شمال میں واقع ہے۔ یہ نقشہ دنیا میں بحری اور ہوائی روٹس کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے نہ صرف تجارتی طور پر بلکہ دفاعی طور پر زبردست اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اہل یورپ سنگاپور کو Gibralter of East یعنی مشرق بعید کی جبل الطارق سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے جنگ عظیم دوم میں جاپانی اور اتحادی افواج سنگاپور پر قبضے کو اپنی کامیابی تصور کرتے تھے۔

سنگاپور کی ساری زمین میں صرف 5% جگہ زراعت ہوتی ہے۔ سنگاپور کی بندرگاہ دنیا کی پانچ بڑی بندرگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔ ہالینڈ کی روٹر ڈیم کے بعد حجم کے لحاظ سے سنگاپور کی بندرگاہ کا ہی نمبر آتا ہے۔

حالیہ اعدادوشمار کے مطابق سنگاپور کی آبادی 50 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ جس میں چینی 77%، ملائی 15%، انڈین 7% اور دوسری اقوام تقریباً 1% آباد ہیں۔

سنگاپور میں ہر مذہب کو آزادی حاصل ہے۔ 50 لاکھ کی آبادی میں بدھ مت کے پیروکار 31% تاؤ مذہب کے ماننے والے 28% مسلم 19%، عیسائی 10%، ہندو 4% اور لا مذہب اور دوسرے 8% لوگ ہیں۔

سنگاپور میں چینی ملائی، تامل اور انگلش چار زبانیں بولی جاتی ہیں اور ان کو سرکاری زبانوں کا درجہ حاصل ہے۔ کسی ایک زبان کو دوسری زبان پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دوسرے خطوں کی طرح سنگاپور کا موسم گرم مرطوب ہے۔ درجہ حرارت 20 سے 30 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان رہتا ہے۔ نومبر دسمبر برسات کے مہینے ہیں۔ جون سے اگست تک موسم سیر وسیاحت کے لئے بہترین ہیں۔ سنگاپور نقشہ دنیا پر دیکھنے میں تو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن معاشی لحاظ سے یہ ایک Giant کی حیثیت رکھتا ہے۔ سنگاپور میں جتنی درآمدات کی جاتی ہیں ان کا تقریباً 70% برآمد کر دیا جاتا ہے۔ جس میں مشینری، الیکٹرونکس اور کیمیکل کی مصنوعات قابل ذکر ہیں۔ یہاں پر لگژری ہوٹلوں کی بھرمار ہے اور آرچرڈ روڈ کو تمام شہر میں ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت حاصل ہے۔ نفیس اور ذائقہ دار کھانوں کے علاوہ یہ سڑک شاپنگ کا گڑھ سمجھی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ سبزی اور حلال فوڈ آسانی سے ریسٹورانوں پر دستیاب ہیں۔ تقریباً تمام ریسٹورانوں میں ڈائننگ ہالز کے کارنر کو سبزی خور اور حلال کھانوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ مہمانوں کو کسی قسم کا مسئلہ درپیش نہ ہو۔ عموماً مسلمانوں کے لئے ریسٹورانوں کے ایک کونے میں کلمہ طیبہ، بسم اللہ شریف اور قرآن پاک کی آیات مقدسہ جلی حروف میں تحریر ہوتی ہیں، جس سے ایک اجنبی بھی سمجھ جاتا ہے کہ یہ جگہ مسلمانوں کیلئے مخصوص ہے اور آپ وہاں بیٹھ کر بلا تردد خوردونوش سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

دنیا میں گنجان آبادی والے ملکوں میں سنگاپور کا شمار دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ اس کے باوجود سنگاپور کے شاپنگ بازار اور سڑکیں کشادہ اور وسیع ہیں۔ جہاں تک ممکن ہوا شہر میں کئی کلومیٹر تک دو منزلہ سڑکیں اور فلائی اوور بھی بچھائے گئے ہیں، تاکہ ٹریفک کی کارروائی میں کوئی خلل نہ پڑے۔ شاپنگ سنٹر کا جہاں ذکر آئے گا تو سرنگوں روڈ پر واقع مصطفیٰ شاپنگ سنٹر کے بغیر یہ ذکر ادھورا رہے گا جو چھ سات منزلہ عمارت میں واقع ہے اور 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ اس کی ہر منزل خاص قسم کی مصنوعات کے لئے مخصوص ہے۔ ایک میں آپ کو بچوں کے کھلونے، گارمنٹس، الیکٹرونکس کی مصنوعات مثلاً ٹی وی، ریڈیو، وی سی آر، کیمرے، کسی میں بریف کیس، اٹیچی شوز اور کسی فلور پر ریسٹوران بھی موجود ہیں۔ مصطفیٰ سنٹر میں اشیا دوسرے سٹوروں کی بہ نسبت معیاری اور کم قیمت پر دستیاب ہیں۔

(روزنامہ دنیا 3 ستمبر 2014ء)

☆☆☆☆☆☆

سوئیوں والی گولی

ٹیکے کی سوئی سے ڈرنے والوں کے لئے ایک دلچسپ ایجاد سامنے آگئی ہے جو ایک گولی ہے لیکن اس کے اوپر باریک سوئیاں لگی ہیں جو درد کے بغیر ٹیکے کا کام کریں گی۔ یہ نئی قسم کی گولی امریکی یونیورسٹی ایم آئی ٹی کے سائنسدانوں نے تیار کی ہے۔ اس کی لمبائی دو سینٹی میٹر اور موٹائی ایک سینٹی میٹر ہے اور اس کے اوپر پانچ ملی میٹر لمبائی کی سٹین لیس سٹیل کی درجنوں سوئیاں لگی ہیں۔ ان کو خصوصی مادے سے ڈھانپا جائے گا جیسا کہ کیپسول بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نظام انہضام میں پہنچ کر سوئیوں کے ذریعے وہ خون کی نالیوں میں پہنچ جائے گی اور پھر یہ گولی بڑی آنت کے ذریعے خارج ہو گی اور اس سارے عمل کے دوران کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(روزنامہ ایکسپریس 4 اکتوبر 2014ء)

تقریب آمین

۞ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

میرے نواسے سدید احمد ابن مکرم مرزا منیر احمد ناصر صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے بعمر پونے سات سال قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ جس کی تقریب آمین مورخہ 15۔ اکتوبر 2014ء کو بیت احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ میں بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ بچے سے قرآن مجید کی چند آیات مکرم حافظ احمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے سنیں اور دعا کروائی۔ اس کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ خالدہ نجیب صاحب کو حاصل ہوئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ضرورت کارکنان

۞ دفاتر وقف جدید میں محررین/ کارکنان درجہ دوم کی ضرورت ہے۔ کم از کم انٹرمیڈیٹ پاس ایسے امیدواران جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں، اپنی درخواستیں مکمل تعلیمی اسناد کی نقل، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور صدر صاحب جماعت/امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ مورخہ 10 نومبر 2014ء تک نظامت دیوان وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ امیدوار کا خوشخط ہونا اور کمپیوٹر جاننا ضروری ہے۔

(ناظم دیوان وقف جدید ربوہ)

ضرورت اساتذہ

۞ نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ میں F.S.c اور B.Sc/B.A کی کلاسز کو انگریزی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت جو اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنا چاہیں ضروری ہے کہ انہوں نے ایم اے کیا ہوا اور تدریس کا تجربہ بھی ہو۔

براہ کرم اپنی درخواست کے ساتھ میٹرک تا ایم اے کی اسناد کی فوٹو کاپی، تجربہ کا ثبوت اور شناختی کارڈ کی کاپی لف کریں نیز درخواست صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب ضلع سے تصدیق کروائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم منصور احمد تاثیر صاحب کارکن نظارت امور عامہ شعبہ احتساب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم ہادی احمد خان صاحب کینیڈا ابن مکرم مولانا احمد خاں نسیم صاحب مرحوم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کو دل کی تکلیف ہوئی۔ انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ مگر بائی پاس متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے آپریشن کو کامیاب کرے، صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:14
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:31

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22۔ اکتوبر 2014ء

5:50 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 24۔ اگست 2008ء
2:10 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

پلاٹ برائے فروخت
دو کمرے پانی وبجلی چاردیواری
دارالیمن سعادت 19/21 ربوہ
رابطہ نمبر: 0321-6647270,6211070

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک، بوتیک کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10